ف۱ سورۂ مومنون مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ایک سو اٹھارہ آیتیں ، ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہیں۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَثَمَانَ عَشْرَةَ آيَةً سِتُّ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مومنون مکّی ہے اور اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾

بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں ف۲

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ

اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے ف۳ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام

فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ

کرتے ہیں ف۴ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ

یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں ف۵ تو جو ان دو کے سوا کچھ

ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ف۶ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے

رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ

ہیں ف۷ اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں ف۸ یہی لوگ

الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ

وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور بے شک

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ

ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا ف۹ پھر اسے ف۱۰ پانی کی بوند کیا ایک

قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۪﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

مضبوط ٹھہراؤ میں ف۱۱ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا، پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا

پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر اُن ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اٹھان

ف۲ ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضا ساکن ہوتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشۂ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی عبث کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے۔ اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کے حرکات سے باز رہے۔ بعض نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔

ف۳ ہر لہو و باطل سے مجتنب رہتے ہیں۔

ف۴ یعنی اس کے پابند ہیں اور مداومت کرتے ہیں۔

ف۵ اپنی بی بیوں اور باندیوں کے ساتھ جائز طریقے پر قربت کرنے میں۔

ف۶ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے، سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا اللہ تعالٰی نے ایک اُمّت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیل کرتے تھے۔

ف۷ خواہ وہ امانتیں اللہ کی ہوں یا خلق کی اور اسی طرح عہد خدا کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ سب کی وفا لازم ہے۔

ف۸ اور انھیں اُن کے وقتوں میں ان کے شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور فرائض و واجبات اور سنن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں۔

ف۹ مفسرین نے فرمایا کہ انسان سے مراد یہاں حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

ف۱۰ یعنی اس کی نسل کو۔

ف۱۱ یعنی رحم میں۔

آخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ؕ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ ؕ﴿۱۵﴾

دی ف۱۲ تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا پھر اس کے بعد تم ضرور ف۱۳ مرنے والے ہو

ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖۗ

پھر تم سب قیامت کے دن ف۱۴ اٹھائے جاؤ گے اور بیشک ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں ف۱۵

وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ

اور ہم خلق سے بے خبر نہیں ف۱۶ اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا ف۱۷ ایک اندازہ پر ف۱۸

فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ ۖۗ وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۚ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا

پھر اسے زمین پر ٹھہرایا اور بیشک ہم اس کے لے جانے پر قادر ہیں ف۱۹ تو اس سے ہم

لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِیْهَا فَوَاكِهُ كَثِیْرَةٌ وَّ مِنْهَا

نے تمہارے باغ پیدا کیے کھجوروں اور انگوروں کے تمہارے لیے ان میں بہت سے میوے ہیں ف۲۰ اور ان

تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ

میں سے کھاتے ہو ف۲۱ اور وہ پیڑ پیدا کیا کہ طور سینا سے نکلتا ہے ف۲۲ لے کر اگتا ہے تیل اور کھانے والوں

لِّلْاٰكِلِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا وَ

کے لیے سالن ف۲۳ اور بیشک تمہارے لیے چوپاؤں میں سمجھنے کا مقام ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو ان

لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ كَثِیْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۲۱﴾ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ

کے پیٹ میں ہے ف۲۴ اور تمہارے لیے ان میں بہت فائدے ہیں ف۲۵ اور ان سے تمہاری خوراک ہے ف۲۶ اور ان پر ف۲۷ اور کشتی

تُحْمَلُوْنَ ۠﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا

پر ف۲۸ سوار کیے جاتے ہو اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ

اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۲۹ تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ

کفر کیا بولے ف۳۰ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے

وقف لازم — ع ۲

ف۱۲ یعنی اس میں رُوح ڈالی اس بے جان کو جاندار کیا نطق اور سمع اور بصر عنایت کی۔
ف۱۳ اپنی عمریں پوری ہونے پر۔
ف۱۴ حساب و جزا کے لیے۔
ف۱۵ ان سے مراد سات آسمان ہیں جو ملائکہ کے چڑھنے اترنے کے رستے ہیں۔
ف۱۶ سب کے اعمال اقوال ضمائر کو جانتے ہیں کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں۔
ف۱۷ یعنی مینہ برسایا
ف۱۸ جتنا ہمارے علم و حکمت میں خلق کی حاجتوں کے لیے چاہیے۔
ف۱۹ جیسا اپنی قدرت سے نازل فرمایا ایسا ہی اس پر بھی قادر ہیں کہ اس کو زائل کر دیں تو بندوں کو چاہیئے کہ اس کی نعمت کی شکر گزاری سے حفاظت کریں
ف۲۰ طرح طرح کے۔
ف۲۱ جاڑے اور گرمی وغیرہ موسموں میں اور عیش کرتے ہو
ف۲۲ اس درخت سے مراد زیتون ہے۔
ف۲۳ یہ اس میں عجیب صفت ہے کہ وہ تیل بھی ہے کہ منافع اور فوائد تیل کے اس سے حاصل کیے جاتے ہیں جلایا بھی جاتا ہے دوا کے طریقہ پر بھی کام میں لایا جاتا ہے اور سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے۔
ف۲۴ یعنی دودھ خوشگوار موافق طبع جو لطیف غذا ہوتا ہے
ف۲۵ کہ ان کے بال کھال اور اون وغیرہ سے کام لیتے ہو۔
ف۲۶ کہ انھیں ذبح کرکے کھا لیتے ہو۔
ف۲۷ خشکی میں
ف۲۸ دریاؤں میں
ف۲۹ اس کے عذاب کا جو اس کے سوا اوروں کو پوجتے ہو۔
ف۳۰ اپنی قوم کے لوگوں سے کہ۔

ف۳۱ اور تمھیں اپنا تابع بنائے ف۳۲ کہ رسول کو بھیجے اور مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائے ف۳۳ کہ بشر بھی رسول ہوتا ہے یہ ان کی کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تو تسلیم نہ کیا اور پتھروں کو خدا مان لیا اور انھوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت یہ بھی کہا۔

عليكم ۚ ولو شاء الله لانزل ملئكة ۚ ما سمعنا بهذا في اباىنا

ف۳۱ اور اللہ چاہتا ف۳۲ تو فرشتے اتارتا ہم نے تو یہ اپنے اگلے باپ داداؤں میں نہ

الاولين ﴿۲۴﴾ ان هو الا رجل به جنة فتربصوا به حتى حين ﴿۲۵﴾

سنا ف۳۳ وہ تو نہیں مگر ایک دیوانہ مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کیے رہو ف۳۴

قال رب انصرني بما كذبون ﴿۲۶﴾ فاوحينا اليه ان اصنع

نوح نے عرض کی اے میرے رب میری مدد فرما ف۳۵ اس پر کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا۔ تو ہم نے اُسے وحی بھیجی کہ

الفلك باعيننا ووحينا فاذا جاء امرنا وفار التنور ۙ فاسلك

ہماری نگاہ کے سامنے ف۳۶ اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے ف۳۷ اور تنور اُبلے ف۳۸ تو اس میں بٹھا

فيها من كل زوجين اثنين واهلك الا من سبق عليه

لے ف۳۹ ہر جوڑے میں سے دو ف۴۰ اور اپنے گھر والے ف۴۱ مگر ان میں سے وہ جن

القول منهم ۚ ولا تخاطبني في الذين ظلموا ۚ انهم مغرقون ﴿۲۷﴾

پر بات پہلے پڑ چکی ف۴۲ اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۴۳ یہ ضرور ڈبوئے جائیں گے

فاذا استويت انت ومن معك على الفلك فقل الحمد لله

پھر جب ٹھیک بیٹھ لے کشتی پر تو اور تیرے ساتھ والے تو کہہ سب خوبیاں اللہ کو

الذي نجىنا من القوم الظلمين ﴿۲۸﴾ وقل رب انزلني منزلا

جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی اور عرض کر ف۴۴ کہ اے میرے رب مجھے برکت

مبركا وانت خير المنزلين ﴿۲۹﴾ ان في ذلك لايت وان كنا

والی جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے بیشک اس میں ف۴۵ ضرور نشانیاں ہیں ف۴۶ اور بیشک ضرور

لمبتلين ﴿۳۰﴾ ثم انشانا من بعدهم قرنا اخرين ﴿۳۱﴾ فارسلنا

ہم جانچنے والے تھے ف۴۷ پھر ان کے ف۴۸ بعد ہم نے اور سنگت پیدا کی ف۴۹ تو ان میں سے ایک

فيهم رسولا منهم ان اعبدوا الله ما لكم من اله غيره ۚ افلا

رسول انہیں میں سے بھیجا ف۵۰ کہ اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں تو کیا تمھیں

ف۳۴ تا آنکہ اس کا جنون دور ہو ایسا ہوا تو خیر ورنہ اس کو قتل کر ڈالنا جب حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے اور ان کے ہدایت پانے کی امید نہ رہی تو حضرت۔

ف۳۵ اور اس قوم کو ہلاک کر۔

ف۳۶ یعنی ہماری حمایت وحفاظت میں۔

ف۳۷ ان کی ہلاکت کا اور آثار عذاب نمودار ہوں۔

ف۳۸ اور اس میں پانی برآمد ہو تو یہ علامت ہے عذاب کے شروع ہونے کی۔

ف۳۹ یعنی کشتی میں حیوانات کے۔

ف۴۰ نر اور مادہ۔

ف۴۱ یعنی اپنی مومنہ بی بی اور ایمان دار اولاد یا تمام مومنین۔

ف۴۲ اور کلام ازلی میں ان کا عذاب و ہلاک معین ہو چکا وہ آپ کا ایک بیٹا تھا کنعان نام اور ایک عورت کہ یہ دونوں کافر تھے آپ نے اپنے تین فرزندوں سام، حام، یافث اور ان کی بی بیوں کو اور دوسرے مومنین کو سوار کیا۔ کل لوگ جو کشتی میں سوار تھے ان کی تعداد اٹھتر تھی، نصف مرد اور نصف عورتیں۔

ف۴۳ اور ان کے لیے نجات نہ طلب کرنا دعا نہ فرمانا۔

ف۴۴ کشتی سے اُترتے وقت یا اس میں سوار ہوتے وقت۔

ف۴۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے واقعے میں اور اس میں جو دشمنان حق کے ساتھ کیا گیا۔

ف۴۶ اور عبرتیں اور نصیحتیں اور قدرت الٰہی کے دلائل ہیں۔

ف۴۷ اس قوم کے حضرت نوح علیہ السلام کو اس میں بھیج کر اور ان کو وعظ و نصیحت پر مامور فرما کر تاکہ ظاہر ہو جائے کہ نزول عذاب سے پہلے کون نصیحت قبول کرتا اور تصدیق و اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمان تکذیب و مخالفت پر مصر رہتا ہے ف۴۸ یعنی قوم نوح کے عذاب و ہلاک کے ف۴۹ یعنی عاد قوم ہود

ف۵۰ یعنی ہود علیہ السلام اور ان کی معرفت اس قوم کو حکم دیا۔

تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ

ڈرتے نہیں ف۵۱ اور بولے اس قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی

الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

حاضری ف۵۲ کو جھٹلایا اور ہم نے انھیں دُنیا کی زندگی میں چین دیا ف۵۳ کہ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی

يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ

جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے ف۵۴ اور اگر تم کسی اپنے جیسے

بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ

آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے میں ہو کیا تمھیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مرجاؤ گے

كُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ

اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اس کے بعد پھر ف۵۵ نکالے جاؤ گے کتنی دور ہے کتنی دور ہے جو تمھیں

لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ

وعدہ دیا جاتا ہے ف۵۶ وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی زندگی ف۵۷ کہ ہم مرتے جیتے ہیں ف۵۸ اور ہمیں

بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ

اٹھنا نہیں ف۵۹ وہ تو نہیں مگر ایک مرد جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۶۰ اور ہم اسے ماننے

لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ

کے نہیں ف۶۱ عرض کی کہ اے میرے ربّ میری مدد فرما اس پر کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا۔ اللہ نے فرمایا کہ کچھ دیر

لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ

جاتی ہے کہ یہ صبح کریں گے پچھتاتے ہوئے ف۶۲ تو انھیں آلیا سچی چنگھاڑ نے ف۶۳ تو ہم نے انھیں گھاس کوڑا کر دیا

فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾

ف۶۴ تو دور ہوں ف۶۵ ظالم لوگ پھر اُن کے بعد ہم نے اور سنگتیں پیدا کیں ف۶۶

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا

کوئی امت اپنی میعاد سے پہلے نہ جائے نہ پیچھے رہے ف۶۷ پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک

ف۵۱ اس کے عذاب کا کہ شرک چھوڑو اور ایمان لاؤ ف۵۲ اور وہاں کے ثواب و عذاب وغیرہ ف۵۳ یعنی بعض کفار جنھیں اللہ تعالیٰ نے فراخی عیش اور نعمت دُنیا عطا فرمائی تھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نسبت اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگے۔

ف۵۴ یعنی یہ اگر نبی ہوتے تو ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے پاک ہوتے ان باطن کے اندھوں نے کمالات نبوت کو نہ دیکھا اور کھانے پینے کے اوصاف دیکھ کر نبی کو اپنی طرح بشر کہنے لگے یہی بنیاد ان کی گمراہی کی ہوئی۔ چنانچہ اسی سے انھوں نے یہ نتیجہ نکالا، کہ آپس میں کہنے لگے۔

ف۵۵ قبروں سے زندہ۔

ف۵۶ یعنی انھوں نے مرنے کے بعد زندہ ہونے کو بہت بعید جانا اور سمجھا کہ ایسا کبھی ہونے والا ہی نہیں، اور اسی خیال باطل کی بنا پر کہنے لگے۔

ف۵۷ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں صرف اتنا ہی ہے۔

ف۵۸ کہ ہم میں کوئی مرتا ہے کوئی پیدا ہوتا ہے۔

ف۵۹ مرنے کے بعد اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انھوں نے یہ کہا

ف۶۰ کہ اپنے آپ کو اس کا نبی بتایا اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کی خبر دی۔

ف۶۱ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام جب ان کے ایمان سے مایوس ہوئے اور انھوں نے دیکھا کہ قوم انتہائی سرکشی پر ہے تو ان کے حق میں بددعا کی اور بارگاہِ الٰہی میں۔

ف۶۲ اپنے کفر و تکذیب پر جب کہ عذاب الٰہی دیکھیں گے۔

ف۶۳ یعنی وہ عذاب و ہلاک میں گرفتار کیے گئے۔

ف۶۴ یعنی وہ ہلاک ہو کر گھاس کوڑے کی طرح ہو گئے۔

ف۶۵ یعنی خدا کی رحمت سے دور ہوں انبیاء کی تکذیب کرنے والے ف۶۶ مثل قوم صالح علیہ السلام اور قوم لوط اور قوم شعیب وغیرہ کے ف۶۷ جس کے لیے ہلاک کا جو وقت مقرر ہے وہ ٹھیک اسی وقت ہلاک ہوگی اس میں کچھ بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی۔

تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ

پیچھے دوسرا جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا انھوں نے اسے جھٹلایا و۶۸ تو ہم نے اگلوں سے پچھلے

جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

ملا دیئے و۶۹ اور انہیں کہانیاں کر ڈالا و۷۰ تو دور ہوں وہ لوگ کہ ایمان نہیں لاتے پھر ہم نے موسیٰ اور اس

وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ۬ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ

کے بھائی ہارون کو اپنی آیتوں اور روشن سند و۷۱ کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا

تو انھوں نے غرور کیا و۷۲ اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے و۷۳ تو بولے کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں

وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

پر و۷۴ اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے و۷۵ تو انھوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کیے ہوؤں میں ہوگئے و۷۶ اور

لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ

بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی و۷۷ کہ ان کو و۷۸ ہدایت ہو اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے

وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

کو و۷۹ نشانی کیا اور انہیں ٹھکانا دیا ایک بلند زمین و۸۰ جہاں بسنے کا مقام و۸۱ اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی۔ اے

الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ و۸۲ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا

عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾

ہوں و۸۳ اور بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے و۸۴ اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو۔

فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾

تو ان کی امتوں نے اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا و۸۵ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے و۸۶

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ

تو تم ان کو چھوڑ دو ان کے نشہ میں و۸۷ ایک وقت تک و۸۸ کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد

و۶۸ اور اس کی ہدایت کو نہ مانا اور اس پر ایمان نہ لائے و۶۹ اور بعد والوں کو پہلوں کی طرح ہلاک کر دیا و۷۰ کہ بعد والے افسانے کی طرح ان کا حال بیان کیا کریں اور ان کے عذاب و ہلاک کا بیان سبب عبرت ہو۔

و۷۱ مثل عصا و ید بیضا وغیرہ معجزات کے۔

و۷۲ اور اپنے تکبر کے باعث ایمان نہ لائے۔

و۷۳ بنی اسرائیل پر اپنے ظلم و ستم سے جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے انھیں ایمان کی دعوت دی۔

و۷۴ یعنی حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ پر۔

و۷۵ یعنی بنی اسرائیل ہمارے زیر فرمان ہیں تو یہ کیسے گوارا ہو کہ اسی قوم کے دو آدمیوں پر ایمان لا کر ان کے مطیع بن جائیں۔

و۷۶ اور غرق کر ڈالے گئے۔

و۷۷ یعنی توریت شریف فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد

و۷۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو۔

و۷۹ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت کی۔

۳ ع ۱۸ ۲

و۸۰ اس سے مراد یا بیت المقدس ہے یا دمشق یا فلسطین کئی قول ہیں۔

و۸۱ یعنی زمین ہموار فراخ پھلوں والی جس میں رہنے والے با آسائش بسر کرتے ہیں

و۸۲ یہاں پیغمبروں سے مراد یا تمام رسول ہیں اور ہر ایک رسول کو ان کے زمانے میں یہ ندا فرمائی گئی یا رسولوں سے مراد خاص سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم ہیں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی قول ہیں۔

و۸۳ ان کی جزا عطا فرماؤں گا۔

و۸۴ یعنی اسلام۔

و۸۵ اور فرقے فرقے ہو گئے یہودی نصرانی مجوسی وغیرہ۔

و۸۶ اور اپنے ہی آپ کو حق پر جانتا ہے اور دوسروں کو باطل پر سمجھتا ہے اس طرح ان کے درمیان دینی اختلافات ہیں۔ اب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے و۸۷ یعنی ان کے کفر و ضلال اور ان کی جہالت و غفلت میں و۸۸ یعنی ان کی موت کے وقت تک۔

ف۸۹ دنیا میں ف۹۰ اور ہماری یہ نعمتیں ان کے اعمال کی جزا ہیں یا ہمارے راضی ہونے کی دلیل ہیں ایسا خیال کرنا غلط ہے واقعہ یہ نہیں ہے۔ ف۹۱ کہ ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں ف۹۲ انھیں اس کے عذاب کا خوف ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مؤمن نیکی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے اور کافر بدی کرتا ہے اور نڈر رہتا ہے۔

بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا

کر رہے ہیں مال اور بیٹوں سے ف۸۹ یہ جلد جلد ان کو بھلائیاں دیتے ہیں ف۹۰ بلکہ انھیں خبر

يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ

نہیں ف۹۱ بیشک وہ جو اپنے رب کے ڈر سے سہمے ہوئے ہیں ف۹۲ اور

الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ف۹۳ اور وہ جو اپنے رب کا کوئی شریک نہیں کرتے

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾

اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں ف۹۴ اور ان کے دل ڈر رہے ہیں یوں کہ ان کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ف۹۵

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ

یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ف۹۶ اور ہم کسی جان پر بوجھ

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

نہیں رکھتے۔ مگر اس کی طاقت بھر اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے کہ حق بولتی ہے ف۹۷ اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۹۸

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ

بلکہ ان کے دل اس سے ف۹۹ غفلت میں ہیں اور ان کے کام ان کاموں سے جدا ہیں ف۱۰۰ جنھیں وہ کر

لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ

رہے ہیں یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے امیروں کو عذاب میں پکڑا ف۱۰۱ تو جبھی وہ فریاد

يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۖ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ

کرنے لگے ف۱۰۲ آج فریاد نہ کرو ہماری طرف سے تمھاری مدد نہ ہوگی بیشک میری آیتیں

اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۗ

ف۱۰۳ تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل اُلٹے پلٹتے تھے ف۱۰۴ خدمت حرم پر بڑائی مارتے ہوئے ف۱۰۵

بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ

رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے ف۱۰۶ حق کو چھوڑتے ہوئے ف۱۰۷ کیا انھوں نے بات کو سوچا نہیں ف۱۰۸ یا ان کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ

ف۹۳ اور اس کی کتابوں کو مانتے ہیں۔

ف۹۴ زکوٰۃ و صدقات یا یہ معنیٰ ہیں کہ اعمال صالحہ بجالاتے ہیں

ف۹۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو شرابیں پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں۔ فرمایا اے صدیق کی نور دیدہ ایسا نہیں یہ ان لوگوں کا بیان ہے جو روزے رکھتے ہیں صدقے دیتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ اعمال نامقبول نہ ہو جائیں۔

ف۹۶ یعنی نیکیوں کو معنیٰ یہ ہیں کہ وہ نیکیوں میں اور اُمتوں پر سبقت کرتے ہیں۔

ف۹۷ اس میں ہر شخص کا عمل مکتوب ہے اور وہ لوح محفوظ ہے۔

ف۹۸ نہ کسی کی نیکی گھٹائی جائے گی نہ بدی بڑھائی جائے گی اس کے بعد کفار کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔

ف۹۹ یعنی قرآن شریف سے

ف۱۰۰ جو ایمان داروں کے ذکر کیے گئے۔

ف۱۰۱ اور وہ روز بروز تہ تیغ کیے گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اس عذاب سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا سے ان پر مسلط کی گئی تھی اور اس قحط سے ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتّے اور مردار تک کھا گئے تھے۔

ف۱۰۲ اب ان کا جواب یہ ہے کہ۔

ف۱۰۳ یعنی آیاتِ قرآن مجید۔

ف۱۰۴ اور ان آیات کو نہ مانتے تھے اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے

ف۱۰۵ اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم اہلِ حرم ہیں اور بیت اللہ کے ہمسایہ ہیں ہم پر کوئی غالب نہ ہوگا ہمیں کسی کا خوف نہیں

ف۱۰۶ کعبہ معظمہ کے گرد جمع ہو کر اور ان کہانیوں میں اکثر قرآن پاک پر طعن اور اس کو سحر اور شعر کہنا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے جا باتیں کہنا ہوتا تھا۔

ف۱۰۷ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ پر ایمان لانے کو اور قرآن کریم کو۔

ف۱۰۸ یعنی قرآن پاک میں غور نہیں کیا اور اس کے اعجاز پر نظر نہیں ڈالی، جس سے انھیں معلوم ہوتا کہ یہ کلام حق ہے اس کی تصدیق لازم ہے اور جو کچھ اس میں ارشاد فرمایا گیا ہے وہ سب حق اور واجب التسلیم ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق و حقانیت پر اس میں دلالاتِ واضحہ موجود ہیں۔

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ

دادا کے پاس نہ آیا تھا ف۱۰۹ یا انھوں نے اپنے رسُول کو نہ پہچانا ف۱۱۰ تو وہ اسے بیگانہ سمجھ رہے ہیں ف۱۱۱ یا کہتے

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾

ہیں اُسے سودا ہے ف۱۱۲ بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لائے ف۱۱۳ اور ان میں اکثر کو حق برا لگتا ہے ف۱۱۴

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَ

اور اگر حق ف۱۱۵ ان کی خواہشوں کی پیروی کرتا ف۱۱۶ تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی اُن میں ہیں سب

مَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ ؕ

تباہ ہو جاتے ف۱۱۷ بلکہ ہم تو ان کے پاس وہ چیز لائے ف۱۱۸ جس میں ان کی ناموری تھی تو وہ اپنی عزت سے ہی منہ پھیرے

اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

ہوئے ہیں کیا تم ان سے کچھ اُجرت مانگتے ہو ف۱۱۹ تو تمھارے رب کا اجر سب سے بھلا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ف۱۲۰ اور

اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

بیشک تم انھیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو ف۱۲۱ اور بیشک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ضرور

بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ

سیدھی راہ سے ف۱۲۲ کترائے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ف۱۲۳ ان پر

مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ

پڑی ہے ٹال دیں تو ضرور بھٹ پنا کریں گے اپنی سرکشی میں بہکتے ہوئے ف۱۲۴ اور بیشک ہم نے انھیں عذاب میں

فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

پکڑا ف۱۲۵ تو نہ وہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ گڑگڑاتے ہیں ف۱۲۶ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر کھولا کسی سخت

بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْٓ

عذاب کا دروازہ ف۱۲۷ تو وہ اب اس میں نااُمید پڑے ہیں اور وہی ہے جس نے

اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَ

بنائے تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل ف۱۲۸ تم بہت ہی کم حق مانتے ہو ف۱۲۹ اور

ف۱۰۹ یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے عہد میں ہوئی ہی نہ ہو اور وہ یہ کہہ سکیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ خدا کی طرف سے رسول آیا بھی کرتے ہیں، کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانتے یہ عذر کرنے کا موقع بھی نہیں ہے، کیونکہ پہلی امتوں میں رسُول آچکے ہیں اور خدا کی کتابیں نازل ہو چکی ہیں ف۱۱۰ اور حضور کی عمر شریف کے جملہ احوال کو نہ دیکھا اور آپ کے نسب عالی اور صدق و امانت اور وفور عقل و حسن اخلاق اور کمال حلم اور وفا و کرم و مروت وغیرہ پاکیزہ اخلاق و محاسن صفات اور بغیر کسی سے سیکھے آپ کے علم میں کامل اور تمام جہان سے اعلم اور فائق ہونے کو نہ جانا کیا ایسا ہے۔ ف۱۱۱ حقیقت میں یہ بات تو نہیں بلکہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور آپ کے اوصاف و کمالات کو خوب جانتے ہیں اور آپ کے برگزیدہ صفات شہرۂ آفاق ہیں ف۱۱۲ یہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ جیسا دانا اور کامل العقل شخص ان کے دیکھنے میں نہیں آیا۔
ف۱۱۳ یعنی قرآن کریم جو توحید الٰہی و احکام دین پر مشتمل ہے۔
ف۱۱۴ کیونکہ اس میں ان کے خواہشات نفسانیہ کی مخالفت ہے اس لیے وہ رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صفات و کمالات کو جاننے کے باوجود حق کی مخالفت کرتے ہیں اکثر کی قید سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حال ان میں بیشتر لوگوں کا ہے چنانچہ بعض ان میں ایسے بھی تھے جو آپ کے حق پر جانتے تھے اور حق انھیں بُرا بھی نہیں لگتا تھا، لیکن وہ اپنی قوم کی موافقت یا ان کے طعن و تشنیع کے خوف سے ایمان نہ لائے جیسے کہ ابوطالب ف۱۱۵ یعنی قرآن شریف ف۱۱۶ اس طرح کہ اس میں وہ مضامین مذکور رہتے جن کی کفار خواہش کرتے ہیں جیسے کہ چند خدا ہونا اور خدا کا بیٹا اور بیٹیاں ہونا وغیرہ کفریات ف۱۱۷ اور تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جاتا ف۱۱۸ یعنی قرآن پاک۔
ف۱۱۹ انھیں ہدایت کرنے اور راہ حق بتانے پر تو ایسا نہیں اور وہ کیا ہیں اور آپ کو کیا دے سکتے ہیں تم اگر اجر چاہو۔
ف۱۲۰ اور اس کا فضل آپ پر عظیم اور جو جو نعمتیں اس نے آپ کو عطا فرمائیں وہ بہت کثیر اور اعلیٰ تو آپ کو ان کی کیا پروا پھر جب وہ آپ کے اوصاف و کمالات سے واقف بھی ہیں قرآن پاک کا اعجاز بھی ان کی نگاہوں کے سامنے ہے اور آپ ان سے ہدایت و ارشاد کا کوئی اجر و عوض بھی طلب نہیں فرماتے تو اب انہیں ایمان لانے میں کیا عذر رہا ف۱۲۱ تو ان پر لازم ہے کہ آپ کی دعوت قبول کریں اور اسلام میں داخل ہوں ف۱۲۲ یعنی دین حق سے ف۱۲۳ ہفت سالہ قحط سالی کی۔
ف۱۲۴ یعنی اپنے کفر و عناد اور سرکشی کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ تملق و چاپلوسی جاتی رہے گی اور رسُول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مومنین کی عداوت اور تکبر جو ان کا پہلا طریقہ تھا وہی اختیار کریں گے۔ ع ۴
شانِ نزول جب قریش سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دُعا سے سات برس کے قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہو گئی تو ابوسفیان ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوئے اور عرض کہ کیا آپ اپنے خیال میں رحمۃ للعالمین بنا کر نہیں بھیجے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک، ابوسفیان نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدر میں تہ تیغ کر دیا اولاد جو رہی وہ آپ کی بددعا سے اس حالت کو پہنچی کہ مصیبت قحط میں مبتلا ہوئی فاقوں سے تنگ آگئی لوگ بھوک کی بیتابی سے ہڈیاں چاب گئے مردار تک کھا گئے میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم سے اس قحط کو دور فرمائے حضور نے دعا کی اور انھوں نے اس بلا سے رہائی پائی اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں ف۱۲۵ قحط سالی کے یا قتل کے ف۱۲۶ بلکہ اپنے تمرد و سرکشی پر رہیں ف۱۲۷ اس عذاب سے یا قحط سالی مراد ہے جیسا کہ روایت مذکورہ شان نزول کا مقتضیٰ ہے یا روز بدر کا قتل یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ واقعۂ قحط واقعۂ بدر سے پہلے ہوا اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سخت عذاب سے موت مراد ہے بعض نے کہا کہ قیامت ف۱۲۸ تاکہ سنو اور دیکھو اور سمجھو اور دینی اور دنیوی منافع حاصل کرو ف۱۲۹ کہ تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ جانی اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور کانوں آنکھوں اور دلوں سے آیاتِ الٰہیہ کے سننے دیکھنے سمجھنے اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنے اور منعم حقیقی کا حق پہچان کر شکر گزار بننے کا نفع نہ اٹھایا۔

هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ف۱۳۰ اور وہی جلائے

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾

اور مارے اور اسی کے لیے ہیں رات اور دن کی تبدیلیں ف۱۳۱ تو کیا تمھیں سمجھ نہیں ف۱۳۲

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

بلکہ انھوں نے وہی کہی جو اگلے ف۱۳۳ کہتے تھے بولے کیا جب ہم مرجائیں اور مٹی اور

وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا

ہڈیاں ہوجائیں کیا پھر نکالے جائیں گے بے شک یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ

مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ

دادا کو دیا گیا یہ تو نہیں مگر وہی اگلی داستانیں ف۱۳۴ تم فرماؤ کس کا مال ہے زمین

وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا

اور جو کچھ اس میں ہے اگر تم جانتے ہو ف۱۳۵ اب کہیں گے کہ اللہ کا ف۱۳۶ تم فرماؤ پھر کیوں نہیں

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ

سوچتے ف۱۳۷ تم فرماؤ کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا اور مالک بڑے عرش

الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ

کا اب کہیں گے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کیوں نہیں ڈرتے ف۱۳۸ تم فرماؤ کس کے ہاتھ

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾

ہے ہر چیز کا قابو ف۱۳۹ اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تمھیں علم ہو ف۱۴۰

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَ

اب کہیں گے یہ اللہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کس جادو کے فریب میں پڑے ہو ف۱۴۱ بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے ف۱۴۲ اور وہ

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ

بیشک جھوٹے ہیں ف۱۴۳ اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا ف۱۴۴ اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا

ف۱۳۰ روزِ قیامت۔

ف۱۳۱ ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے بعد آنا اور تاریکی و روشنی اور زیادتی وکمی میں ہر ایک کا دوسرے سے مختلف ہونا یہ سب اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

ف۱۳۲ کہ ان سے عبرت حاصل کرو اور ان میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر کے مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ

ف۱۳۳ یعنی ان سے پہلے کافر۔

ف۱۳۴ جن کی کچھ بھی حقیقت نہیں کفار کے اس مقولہ کا رد فرمانے اور ان پر حجت قائم فرمانے کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا۔

ف۱۳۵ اس کے خالق و مالک کو تو بتاؤ۔

ف۱۳۶ کیونکہ بجز اس کے کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین اللہ تعالیٰ کی خالقیت کے مقر بھی ہیں۔ جب وہ یہ جواب دیں

ف۱۳۷ کہ جس نے زمین کو اور اس کی کائنات کو ابتداءً پیدا کیا وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔

ف۱۳۸ اس کے غیر کو پوجنے اور شرک کرنے سے اور اس کے مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے کا انکار کرنے سے۔

ف۱۳۹ اور ہر چیز پر حقیقی قدرت و اختیار کس کا ہے۔

ف۱۴۰ تو جواب دو۔

ف۱۴۱ یعنی کس شیطانی دھوکے میں ہو کہ توحید و طاعتِ الٰہی کو چھوڑ کر حق کو باطل سمجھ رہے ہو۔ جب تم اقرار کرتے ہو کہ قدرتِ حقیقی اسی کی ہے اور اس کے خلاف کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا تو دوسرے کی عبادت قطعاً باطل ہے۔

ف۱۴۲ کہ اللہ کے نہ اولاد ہو سکتی ہے نہ اس کا شریک یہ دونوں باتیں محال ہیں۔

ف۱۴۳ جو اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔

ف۱۴۴ وہ اس سے منزّہ ہے کیونکہ نوع اور جنس سے پاک ہے اور اولاد وہی ہو سکتی ہے جو ہم جنس ہو۔

ف۱۴۵ جو الوہیت میں شریک ہو ف۱۴۶ اور اس کو دوسرے کے تحت تصرف نہ چھوڑتا ف۱۴۷ اور دوسرے پر اپنی برتری اور اپنا غلبہ پسند کرتا، کیونکہ متقابل حکومتیں اس کی مقتضی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے، خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اسی کے تحت تصرف ہے ف۱۴۸ کہ اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں ف۱۴۹ وہ عذاب ف۱۵۰ اور ان کا قرین اور ساتھی نہ بنانا یہ دُعا بطریق تواضع و اظہارِ عبدیت ہے، باوجودیکہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا قرین و ساتھی نہ کرے گا۔ اسی طرح انبیاء معصومین استغفار کیا کرتے ہیں باوجودیکہ انھیں اپنی مغفرت اور اکرام خداوندی کا علم یقینی ہوتا ہے یہ سب بطریق تواضع و اظہار بندگی ہے ف۱۵۱ یہ جواب ہے ان کفار کا جو عذاب موعود کا انکار کرتے اور اس کی ہنسی اڑاتے تھے انھیں بتایا گیا کہ اگر تم غور کرو تو سمجھ لو گے کہ اللہ تعالیٰ اس وعدہ کے پورا کرنے پر قادر ہے، پھر وجہ انکار اور سبب استہزاء کیا اور عذاب میں جو تاخیر ہو رہی ہے۔ اس میں اللہ کی حکمتیں ہیں کہ ان میں سے جو ایمان لانیوالے ہیں وہ ایمان لے آئیں اور جن کی نسلیں ایمان لانے والی ہیں ان سے وہ نسلیں پیدا ہو لیں۔

اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى

خدا ف۱۴۵ یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق لے جاتا ف۱۴۶ اور ضرور ایک دوسرے پر اپنی تعلّی

بَعْضٍؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَۙ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

چاہتا ف۱۴۷ پاکی ہے اللہ کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۴۸ جاننے والا ہر نہاں و عیاں کا تو اُسے

فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۠ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَۙ ﴿۹۳﴾

بلندی ہے ان کے شرک سے تم عرض کرو کہ اے میرے رب اگر تو مجھے دکھائے ف۱۴۹ جو انھیں وعدہ دیا جاتا

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا

ہے تو اے میرے رب مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ف۱۵۰ اور بیشک ہم قادر ہیں کہ تمھیں دکھا دیں جو انھیں

نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَؕ نَحْنُ اَعْلَمُ

وعدہ دے رہے ہیں ف۱۵۱ سب سے اچھی بھلائی سے برائی کو دفع کرو ف۱۵۲ ہم خوب جانتے ہیں جو

بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِۙ ﴿۹۷﴾

باتیں یہ بناتے ہیں ف۱۵۳ اور تم عرض کرو کہ اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے ف۱۵۴

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ

اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے

الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِۙ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا

ف۱۵۵ تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجیے ف۱۵۶ شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو

تَرَكْتُ كَلَّاؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَاؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ

چھوڑ آیا ہوں ف۱۵۷ ہشت یہ تو ایک بات ہے جو اپنے منہ سے کہتا ہے ف۱۵۸ اور ان کے آگے ایک آڑ ہے ف۱۵۹ اس دن تک

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا

جس میں اٹھائے جائیں گے، تو جب صور پھونکا جائے گا ف۱۶۰ تو نہ ان میں رشتے رہیں گے ف۱۶۱ اور نہ ایک دوسرے

يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

کی بات پوچھے ف۱۶۲ تو جن کی تولیں ف۱۶۳ بھاری ہو لیں وہی مراد کو پہنچے

ف۱۵۲ اس جملہ جمیلہ کے معنی بہت وسیع ہیں اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ توحید جو اعلیٰ بہتری ہے اس سے شرک کی برائی کو دفع فرمایئے اور یہ بھی کہ طاعت و تقویٰ کو رواج دیکر معصیت اور گناہ کی برائی دفع کیجئے اور یہ بھی کہ اپنے مکارمِ اخلاق سے خطا کاروں پر اس طرح عفو و رحمت فرمائے جس سے دین میں کوئی سستی نہ ہو۔

ف۱۵۳ اللہ اور اس کے رسول کی شان میں تو ہم اس کا بدلہ دیں گے۔

ف۱۵۴ جن سے وہ لوگوں کو فریب دیکر معاصی اور گناہوں میں مبتلا کرتے ہیں۔

ف۱۵۵ یعنی کافر وقت موت تک تو اپنے کفر و سرکشی اور خدا اور رسول کی تکذیب اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کا انکار پر مُصر رہتا ہے اور جب موت کا وقت آتا ہے اور اس کو جہنم میں اس کا جو مقام ہے دکھایا جاتا ہے اور جنت کا وہ مقام بھی دکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ ایمان لاتا تو یہ مقام اُسے دیا جاتا۔

ف۱۵۶ دنیا کی طرف۔

ف۱۵۷ اور اعمالِ نیک بجا لاکر اپنی تقصیرات کا تدارک کروں اس پر اس کو فرمایا جائے گا۔

ف۱۵۸ حسرت و ندامت سے یہ ہونے والی نہیں اور اس کا کچھ فائدہ نہیں

ف۱۵۹ جو انہیں دنیا کی طرف واپس ہونے سے مانع ہے اور وہ موت ہے (خازن)، بعض مفسرین نے کہا کہ برزخ وقت موت سے وقت بعث تک کی مدت کو کہتے ہیں ف۱۶۰ پہلی مرتبہ جس کو نفخہ اولیٰ کہتے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ف۱۶۱ جن پر دنیا میں فخر کیا کرتے تھے اور آپس کے نسبی تعلقات منقطع ہو جائیں گے اور قرابت کی محبتیں باقی نہ رہیں گی اور یہ حال ہوگا کہ آدمی اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بی بی اور بیٹوں سے بھاگے گا ف۱۶۲ جیسے کہ دنیا میں پوچھتے تھے کیونکہ ہر ایک اپنے ہی حال میں مبتلا ہوگا، پھر دوسری بار

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ

اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں و۱۶۴ وہی ہیں جنھوں نے اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ

جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

دوزخ میں رہیں گے ان کے مُنہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ اس میں منہ چڑا ئے ہوں گے و۱۶۵

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا

کیاتم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں و۱۶۶ تو تم انھیں جھٹلاتے تھے کہیں گے اے

غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا

ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ربّ ہمارے ہم کو دوزخ سے

فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ

نکال دے پھر اگر ہم ویسی ہی کریں تو ہم ظالم ہیں و۱۶۷ ربّ فرمائے گا دُتکارے پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو و۱۶۸ بیشک

كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا، اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے

وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى

اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے تو تم نے انھیں ٹھٹھا بنالیا و۱۶۹ یہاں تک کہ انھیں

اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ

بنانے کے شغل میں و۱۷۰ میری یاد بھول گئے اور تم اُن سے ہنسا کرتے بیشک آج میں نے ان کے صبر کا

بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ

انھیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں فرمایا و۱۷۱ تم زمین میں کتنا ٹھہرے و۱۷۲ برسوں کی

سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ

گنتی سے بولے ہم ایک دن رہے یا دن کا حصّہ و۱۷۳ تو گننے والوں سے دریافت فرما و۱۷۴ فرمایا تم نہ

لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ

ٹھہرے مگر تھوڑا و۱۷۵ اگر تمھیں علم ہوتا تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمھیں بیکار بنایا

و۱۶۴ نیکیاں نہ ہونے کے باعث اور وہ کفار ہیں و۱۶۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ آگ ان کو بھون ڈالے گی اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر نصف سر تک پہنچے گا اور نیچے کا ناف تک لٹک جائے گا دانت کھلے رہ جائیں گے (خدا کی پناہ) اور ان سے فرمایا جائے گا۔

و۱۶۶ دنیا میں

و۱۶۷ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ مالک کو چالیس برس تک پکارتے رہیں گے۔ اس کے بعد وہ کہے گا کہ تم جہنم میں ہی پڑے رہو گے، پھر وہ پروردگار کو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں دوزخ سے نکال اور یہ پکار ان کی دُنیا سے دُونی عمر کی مدّت تک جاری رہے گی، اس کے بعد انھیں یہ جواب دیا جائے گا جو اگلی آیت میں ہے (خازن) اور دُنیا کی کتنی عمر ہے اس میں کئی قول ہیں بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے بعض نے کہا کہ بارہ ہزار برس بعض نے کہا تین لاکھ ساٹھ برس واللہ تعالیٰ اعلم (تذکرہ قرطبی)

و۱۶۸ اب ان کی امیدیں منقطع ہوجائیں گی اور یہ اہلِ جہنم کا آخر کلام ہوگا۔ پھر اس کے بعد انھیں کلام کرنا نصیب نہ ہوگا، روتے چیختے ڈکراتے بھونکتے رہیں گے۔

و۱۶۹ **شانِ نزول** یہ آیتیں کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئیں جو حضرت بلال و حضرت عمار و حضرت صہیب و حضرت خبّاب وغیرہ رضی اللہ عنہم فقرائے اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے تمسخر کرتے تھے۔

و۱۷۰ یعنی ان کے ساتھ تمسخر کرنے میں اتنے مشغول ہوئے کہ۔

و۱۷۱ اللہ تعالیٰ نے کفار سے۔

و۱۷۲ یعنی دنیا میں اور قبر میں۔

و۱۷۳ یہ جواب اس وجہ سے دیں گے کہ اس دن کی دہشت اور عذاب کی ہیبت سے انھیں اپنے دنیا میں رہنے کی مدت یاد نہ رہے گی اور انھیں شک ہوجائے گا۔ اسی لیے کہیں گے۔

و۱۷۴ یعنی ان ملائکہ سے جن کو تو نے بندوں کی عمریں اور ان کے اعمال لکھنے پر مامور کیا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے

و۱۷۵ بہ نسبت آخرت کے۔

دیں ف۱۱۷ یعنی غیر اللہ کی پرستش محض باطل بے سند ہے ف۱۱۸ ایمان والوں کو۔ ف۱ سورۂ نور مدنیہ ہے اس میں نو ۹ رکوع چونسٹھ ۶۴ آیتیں ہیں، ایک سو بیالیس کلمے اور چھ سو اکتالیس حرف ہیں۔ ف۲ اور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا ف۳ یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس

عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ

اور تمھیں ہماری طرف پھرنا نہیں ف۱۱۶ تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں

اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا

سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی

بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

اس کے پاس کوئی سند نہیں ف۱۱۷ تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بیشک کافروں کا چھٹکارا نہیں

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

اور تم عرض کرو اے میرے رب بخش دے ف۱۱۸ اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ نور مدنی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اتاری اور ہم نے اس کے احکام فرض کیے ف۲ اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ

کہ تم دھیان کرو جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ

جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

ف۳ اور تمھیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں ف۴ اگر تم

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ

ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ

گروہ حاضر ہو ف۵ بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے

لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾

نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک ف۶ اور یہ کام ف۷ ایمان والوں پر حرام ہے ف۸

کی حد یہ ہے کہ اس کے سو کوڑے لگاؤ یہ حد حر غیر محصن کی ہے کیونکہ حر محصن کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجم کیا گیا اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو، خواہ ایک ہی مرتبہ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے **مسائل** مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دیئے جائیں سوا تہبند کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے سر چہرہ اور شرمگاہ کے کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ الم گوشت تک نہ پہنچے اور کوڑا متوسط درجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اس کے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین یا روئی دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو اتار دیئے جائیں یہ حکم حر اور حرہ کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا **ثبوت** زنا یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے کہاں کیا، کس سے کیا، کب کیا۔ اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معائنہ بیان کرنا ہوگا، بغیر اس کے ثبوت نہ ہوگا۔ **لواطت** زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چند قول مروی ہیں، آگ میں جلا دینا، غرق کر دینا، بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا فاعل اور مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۴ یعنی حدود کے پورا کرنے میں کمی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور متصلب رہو ف۵ تاکہ عبرت حاصل ہو ف۶ کیونکہ خبیث کا میلان خبیث ہی کی طرف ہوتا ہے، نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ **شان نزول** مہاجرین میں بعضے بالکل نادار تھے نہ ان کے پاس کچھ مال تھا نہ ان کا کوئی عزیز قریب تھا اور بدکار مشرکہ عورتیں دولت مند اور مالدار تھیں یہ دیکھ کر کسی مہاجر کو خیال آیا کہ اگر ان سے نکاح کر لیا جائے تو ان کی دولت کام میں آئے گی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے اس کی اجازت چاہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں اس

ف۹ اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے مسئلہ۱ جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کرسکے تو اس پر حد واجب ہوجاتی ہے۔ اسّی کوڑے آیت میں محصنات کا لفظ خصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لیے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔ مسئلہ۲ اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں اور ان پر حد جاری ہوچکی ہو مردود الشہادۃ ہوجاتے ہیں اور کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلف آزاد اور زنا سے پاک ہوں مسئلہ۳ زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں مسئلہ۴ حد قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ

انھیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو ف۹ اور

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں

وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

اور سنور جائیں ف۱۰ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب

اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ

لگائیں ف۱۱ اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار

اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ

گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے ف۱۲ اور پانچویں یہ کہ اللہ

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا

کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا

الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۙ﴿۸﴾

ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ف۱۳

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾

اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو ف۱۴

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۗ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا

تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے ف۱۵ اسے اپنے لیے

مسئلہ۵ مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے مسئلہ۶ غلام اپنے مولیٰ پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کرسکتا مسئلہ۷ قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذف ہوجائے گا اور اس پر تہمت کی حد آئے گی مسئلہ۸ اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حدِ قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہوگی اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسب تجویز حاکم شرع کوڑے لگانا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق اے کافر اے خبیث اے چور اے بدکار اے مخنث اے بددیانت اے لوطی اے زندیق اے دیوث اے شرابی اے سود خوار اے بدکار عورت کے بچے اے حرام زادے اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی مسئلہ۹ امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے مسئلہ۱۰ اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے مسئلہ۱۱ تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کرلیا جائے گا کیونکہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لیے اس میں لفظ شہادت اور نصاب شہادت بھی شرط نہیں ف۱۰ اپنے احوال و افعال کو درست کرلیں ف۱۱ زنا کا ع۷ ف۱۲ عورت پر زنا کا الزام لگانے میں ف۱۳ اس پر زنا کی تہمت لگانے میں ف۱۴ اس کو لعان کہتے ہیں مسئلہ جب مرد اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہوجاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مقر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حد قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہوجائے گی اور عورت پر لعان واجب ہوگا انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہوجائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں اور یہ تفریق اطلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حد قذف لگائی جائے گی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی

لَكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ

برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ف۱۶ ان میں ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا ف۱۷

وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْ لَاۤ اِذْ

اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا ف۱۸ اس کے لیے بڑا عذاب ہے ف۱۹ کیوں نہ ہوا جب

سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا

تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا ف۲۰ اور کہتے

هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ

یہ کھلا بہتان ہے ف۲۱ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ

لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىِٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَوْ

نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر

لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ

اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی ف۲۲ تو جس

فِیْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚۖ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ

چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک

وَ تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ۖۗ

دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے

وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ

ف۲۳ اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے ف۲۴ اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سُنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ

اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖۗ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۶﴾ یَعِظُكُمُ

ایسی بات کہیں ف۲۵ الٰہی پاکی ہے تجھے ف۲۶ یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت

اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ

فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لیے

ہو یا کافرہ ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان شانِ نزول یہ آیت ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت ہے اور نہ بغیر گواہی کے وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اُسے حد قذف کا اندیشہ ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا ف۱۵ بڑے بہتان سے مراد حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگانا ہے ۵ھ ہجری میں غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضرورت کے لیے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل شریف اونٹ پر کس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا اس میں ہیں قافلہ چل دیا آپ آکر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہوگا قافلہ کے پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کے لیے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انھوں نے آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پکارا۔ آپ نے کپڑے سے پردہ کر لیا انھوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی اس پر آپ سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں، منافقین سیاہ باطن نے اوہام فاسدہ پھیلائے اور آپ کی شان میں بدگوئی شروع کی بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آگئے اور ان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بیجا سرزد ہوا ام المومنین بیمار ہو گئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں اس زمانہ میں انھیں اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں ایک روز ام مسطح سے انھیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپ کا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحہ کے لیے نیند آتی تھی اس حال میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المومنین کی طہارت میں یہ آیتیں اتریں اور آپ کا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت و فضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برسر منبر بقسم فرمادیا تھا مجھے اپنے اہل کی پاکی و خوبی بالیقین معلوم ہے تو جس شخص نے ان کے حق میں بدگوئی کی ہے اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کر سکتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں ام المومنین بالیقین پاک ہیں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو بد عورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی طرح آپ کی طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تاکہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے، کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگارِ عالم نے آپ کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا جو پروردگار آپ کی نعل شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپ کے اہل کی آلودگی گوارا کرے اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سی صحابیات نے قسمیں کھائیں آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المومنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے ان کا عزو شرف اور زیادہ کر دیا تو بدگویوں کی بدگوئی اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لیے سخت ترین مصیبت ہے، ف۱۶ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمھیں اس پر جزا دیگا اور حضرت ام المومنین کی شان اور ان کی براءت ظاہر فرمائے گا چنانچہ اس براءت میں اس نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں ف۱۷ یعنی بقدر اس کے عمل کے کسی نے طوفان اُٹھایا اور کسی نے بہتان اٹھانے والے کی زبانی موافقت کی کوئی ہنس دیا کسی نے خاموشی کے ساتھ سُن ہی لیا جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائیگا ف۱۸ کہ اپنے دل سے یہ طوفان گڑھا اور اس کو مشہور کرتا پھرا اور وہ عبداللہ بن ابی سلول منافق ہے ف۱۹ آخرت میں مروی ہے کہ ان بہتان لگانے

والوں پر بحکم رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حد قائم کی گئی اور اسّی اسّی کوڑے لگائے گئے ف۲۰ کیونکہ مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے بعضے گمراہ بیباک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اس معاملہ میں بدگمانی ہوگئی تھی وہ مفتری کذاب ہیں اور شانِ رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مومنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہے اللہ تعالیٰ مومنین سے فرماتا ہے کہ تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا تو کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدگمانی کرتے اور حضور کی نسبت

لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ

آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا

الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ

پھیلے ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا ف۲۷ اور آخرت میں ف۲۸

وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور اللہ جانتا ہے ف۲۹ اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر

وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے ف۳۰ اے ایمان والو شیطان کے

تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ

قدموں پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی

يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ

اور بری ہی بات بتائے گا ف۳۱ اور اگر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت تم پر نہ ہوتی

مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا ف۳۲ ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے ف۳۳ اور

اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَ لَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ

اللہ سنتا جانتا ہے اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے ف۳۴ اور گنجائش والے

اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۪ۖ

ہیں ف۳۵ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی

وَ لْيَعْفُوْا وَ لْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا

مہربان ہے ف۳۶ بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان ف۳۷ پارسا ایمان والیوں کو ف۳۸ ان پر لعنت

بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے خاص کر ایسی حالت میں جبکہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے بقسم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں۔

ف۲۱ بالکل جھوٹ ہے بے حقیقت ہے۔

ف۲۲ اور تم پر فضل و کرم منظور نہ ہوتا جس میں سے توبہ کیلئے مہلت دینا بھی ہے اور آخرت میں عفو و مغفرت فرمانا بھی۔

ف۲۳ اور خیال کرتے تھے کہ اس میں بڑا گناہ نہیں۔

ف۲۴ جرم عظیم ہے۔

ف۲۵ یہ ہمارے لئے روا نہیں کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

ف۲۶ اس سے کہ تیرے نبی کی حرم کو فجور کی آلودگی پہنچے۔ مسئلہ یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہو سکے اگرچہ اس کا مبتلائے کفر ہونا ممکن ہے کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابل نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابل نفرت ہے (کبیر وغیرہ)

ف۲۷ یعنی اس جہان میں اور وہ حد قائم کرنا ہے۔ چنانچہ ابن ابی اور حسّان اور مسطح کے حد لگائی گئی۔ (مدارک)

ف۲۸ دوزخ اگر بے توبہ مر جائیں۔

ف۲۹ دلوں کے راز اور باطن کے احوال۔

ف۳۰ اور عذاب الٰہی تمہیں مہلت نہ دیتا۔

ف۳۱ اس کے وسوسوں میں نہ پڑو اور بہتان اٹھانے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ ف۳۲ اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ و حسن عمل کی توفیق نہ دیتا اور عفو و مغفرت نہ فرماتا۔

ف۳۳ توبہ قبول فرما کر ف۳۴ اور منزلت والے ہیں دین میں۔

ف۳۵ ثروت و مال میں **شان نزول** یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کے ساتھ سلوک نہ کریں گے اور وہ آپ کی خالہ کے بیٹے تھے نادار تھے مہاجر تھے بدری تھے آپ ہی ان کا خرچ اٹھاتے تھے مگر چونکہ ام المومنین پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انھوں نے موافقت کی تھی اس لیے آپ نے یہ قسم کھائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳۶ جب یہ آیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیشک میری آرزو ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے اور میں مسطح کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اس کو کبھی موقوف نہ کروں گا چنانچہ آپ نے اس کو جاری فرما دیا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہیئے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے حدیث صحیح میں یہی وارد ہے مسئلہ اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے آپ کی علوئے شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولو الفضل فرمایا ف۳۷ عورتوں کو جو بدکاری اور فجور کو جانتی بھی نہیں اور برا خیال ان کے دل میں بھی نہیں گزرتا اور ف۳۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے اوصاف ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے تمام ایماندار پارسا عورتیں مراد ہیں انکے عیب لگانے والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔

فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ

ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے ف۳۹ جس دن ف۴۰ ان پر گواہی دیں گی

اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ

ان کی زبانیں ف۴۱ اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے اس دن اللہ

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾

انھیں ان کی سچی سزا پوری دے گا ف۴۲ اور جان لیں گے کہ اللہ ہی صریح حق ہے ف۴۳

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ

گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے ف۴۴ اور ستھریاں ستھروں کے لیے

وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

اور ستھرے ستھریوں کیلیئے وہ ف۴۵ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ ف۴۶ کہہ رہے ہیں ان کے لیے

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

بخشش اور عزت کی روزی ہے ف۴۷ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

تک اجازت نہ لے لو ف۴۸ اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو ف۴۹ یہ تمھارے لیے بہتر ہے کہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى

دھیان کرو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ ف۵۰ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ

يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

ف۵۱ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو ف۵۲ یہ تمھارے لیے بہت ستھرا ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

تمھارے کاموں کو جانتا ہے۔ اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

کے نہیں ف۵۳ اور ان کے برتنے کا تمھیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو

منزل ۴

ف۳۹ یہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں ہے (خازن) ف۴۰ یعنی روزِ قیامت ف۴۱ زبانوں کا گواہی دینا تو ان کے مونہوں پر مہریں لگائے جانے سے قبل ہوگا اور اس کے بعد مونہوں پر مہریں لگادی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہو جائیں گی اور اعضاء بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کیے تھے ان کی خبریں دیں گے جیسے کہ آگے ارشاد ہے ف۴۲ جس کے وہ مستحق ہیں۔ ف۴۳ یعنی موجود ظاہر ہے اس کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے، بعض مفسرین نے فرمایا کہ معنیٰ یہ ہیں کہ کفار دنیا میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں شک کرتے تھے اللہ تعالیٰ آخرت میں انھیں ان کے اعمال کی جزا دے کر ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرمادیگا فائدہ قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی تغلیظ و تشدید اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفعتِ منزلت ظاہر ہوتی ہے ف۴۴ یعنی خبیث کے لیے خبیث لائق ہے خبیثہ عورت خبیث مرد کے لیے اور خبیث مرد خبیثہ عورت کے لیے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتا ہے اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وطیرہ ہوتی ہیں ف۴۵ یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان ہیں ف۴۶ تہمت لگانے والے خبیث ف۴۷ یعنی ستھروں اور ستھریوں کے لیے جنت میں اس آیت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اللہ تعالیٰ کا کمال فضل و شرف ثابت ہوا کہ وہ طیبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآن کریم میں ان کی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور انھیں مغفرت اور رزقِ کریم کا وعدہ دیا گیا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے بہت خصائص عطا فرمائے جو آپ کے لیے قابلِ فخر ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جبریلِ امین سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں ایک حریر پر آپ کی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری (باکرہ) سے نکاح نہ فرمایا اور یہ کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات آپ کی گود میں اور آپ کی نوبت کے دن ہوئی اور آپ ہی کا حجرہ شریف سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آرام گاہ اور آپ کا روضہ طاہرہ ہوا اور یہ کہ بعض اوقات ایسی حالت میں حضور پر وحی نازل ہوتی کہ حضرت صدیقہ آپ کے ساتھ آپ کے لحاف میں ہوتیں اور یہ کہ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دختر ہیں اور یہ کہ آپ پاک پیدا کی گئیں اور آپ سے مغفرت اور رزقِ کریم کا وعدہ فرمایا گیا۔ ف۴۸ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہے یا کھکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے، غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔ ف۴۹ مسئلہ غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحبِ مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہے السلام علیکم کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے، حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدم کرو حضرت عبداللہ کی قراءت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے ان کی قراءت یوں ہے حَتّٰى تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا وَتَسْتَاْذِنُوْا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے (مدارک کشاف احمدی) مسئلہ اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے مسئلہ حدیث شریف میں ہے اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے (موطا امام مالک) ف۵۰ یعنی مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو ف۵۱ کیونکہ ملکِ غیر میں تصرف کرنے کے لیے اس کی رضا ضروری ہے ف۵۲ اور اجازت طلب کرنے میں اصرار و الحاح نہ کرو مسئلہ کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلافِ ادب ہے ف۵۳ مثل سرائے اور مسافر خانے وغیرہ کے کہ اس میں جانے کیلیئے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں شانِ نزول یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے آیتِ استیذان یعنی اوپر والی آیت نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لیے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔

ف۵۴ اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں مسائل مرد کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت ہے اس کا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرّہ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے اِنْ لَّمْ یَاْمَنْ مِّنَ الشَّهْوَةِ وَاِنْ اٰمِنَ مِنْهَا فَالْمَمْنُوْعُ النَّظْرُ اِلٰی مَا سِوَی الْوَجْهِ وَالْكَفِّ وَالْقَدَمِ وَمَنْ یَّاْمَنُ فَاِنَّ الزَّمَانَ زَمَانُ الْفَسَادِ فَلَا یَحِلُّ النَّظْرُ اِلَی الْحُرَّةِ الْاَجْنَبِیَّةِ مُطْلَقًا مِّنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ۔ بحالتِ ضرورت قاضی

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۵۴ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ف۵۵ یہ ان

اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ (۳۰) وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ

کے لیے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا

نیچی رکھیں ف۵۶ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں ف۵۷ مگر

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ

جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار

زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىٕهِنَّ

ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ ف۵۸ یا شوہروں کے باپ ف۵۹ یا اپنے بیٹے ف۶۰

اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ

یا شوہروں کے بیٹے ف۶۱ یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے ف۶۲ یا اپنے

اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ

بھانجے ف۶۲ یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں ف۶۳ یا نوکر بشرطیکہ

اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى

شہوت والے مرد نہ ہوں ف۶۴ یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں

عَوْرٰتِ النِّسَآءِ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ

ف۶۵ اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار

زِیْنَتِهِنَّؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۳۱)

ف۶۶ اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ

وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ

اور نکاح کردو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں ف۶۷ اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا

وگواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعے سے حال معلوم کرسکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضع مرض کا بقدر ضرورت دیکھنا جائز ہے مسئلہ مرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے (مدارک و احمدی)

ف۵۵ اور زنا و حرام سے بچیں یا یہ معنیٰ ہیں کہ اپنی شرمگاہوں اور ان کے لواحق یعنی تمام بدن عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں

ف۵۶ اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں حدیث شریف میں ہے کہ ازواج مطہرات میں سے بعض امہات المومنین سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابن اُمّ مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم فرمایا انھوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو (ترمذی و ابوداؤد) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی نامحرم کا دیکھنا اور اس کے سامنے ہونا جائز نہیں

ف۵۷ اظہر یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ حرّہ کا تمام بدن عورت ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لیے اس کے کسی حصّہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدرِ ضرورت جائز ہے (تفسیر احمدی)

ف۵۸ اور انھیں کے حکم ہیں دادا پردادا وغیرہ تمام اصول

ف۵۹ کہ وہ بھی محرم ہو جاتے ہیں

ف۶۰ اور انھیں کے حکم میں ہے ان کی اولاد۔

ف۶۱ کہ وہ بھی محرم ہوگئے۔

ف۶۲ اور انھیں کے حکم میں ہیں چچا ماموں وغیرہ تمام محارم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوعبیدہ بن جراح کو لکھا تھا کہ کفار اہل کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے سے منع کریں اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں مسئلہ عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے (مدارک وغیرہ)

ف۶۳ ان پر اپنا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں اور غلام ان کے حکم میں نہیں اس کو اپنی مالکہ کے مواضع زینت کو دیکھنا جائز نہیں

ف۶۴ مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنھیں اصلاً شہوت باقی نہیں رہی ہو اور ہوں صالح مسئلہ ائمہ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عنین حرمت نظر میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں مسئلہ اسی طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے، جیسا کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے ف۶۵ وہ ابھی نادان نابالغ ہیں ف۶۶ یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے مسئلہ اسی لیے چاہیئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جب زیور کی آواز عدمِ قبولِ دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجبِ غضبِ الٰہی ہوگی پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے (اللہ کی پناہ، تفسیر احمدی وغیرہ) ف۶۷ خواہ مرد یا عورت کنوارے یا غیر کنوارے۔

اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ یُغۡنِہِمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۳۲﴾

اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انھیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب ف۶۸ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے

وَ لۡیَسۡتَعۡفِفِ الَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغۡنِیَہُمُ اللّٰہُ مِنۡ

اور چاہیئے کہ بچے رہیں ف۶۹ وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے ف۷۰ یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کردے اپنے

فَضۡلِہٖ ؕ وَ الَّذِیۡنَ یَبۡتَغُوۡنَ الۡکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ فَکَاتِبُوۡہُمۡ

فضل سے ف۷۱ اور تمھارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انھیں

اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِیۡہِمۡ خَیۡرًا ٭ۖ وَّ اٰتُوۡہُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیۡۤ اٰتٰىکُمۡ ؕ

آزادی لکھ دو تو لکھ دو ف۷۲ اگر ان میں کچھ بھلائی جانو ف۷۳ اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا ف۷۴

وَ لَا تُکۡرِہُوۡا فَتَیٰتِکُمۡ عَلَی الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا لِّتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ

اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال

الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ؕ وَ مَنۡ یُّکۡرِہۡہُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنۡۢ بَعۡدِ اِکۡرَاہِہِنَّ

چاہو ف۷۵ اور جو انھیں مجبور کرے گا تو بے شک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر

غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِیۡنَ

رہیں بخشنے والا مہربان ہے ف۷۶ اور بیشک ہم نے اتاریں تمھاری طرف روشن آیتیں ف۷۷ اور کچھ ان لوگوں کا بیان

خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَ مَوۡعِظَۃً لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ

جو تم سے پہلے ہو گزرے اور ڈر والوں کے لیے نصیحت اللہ نور ہے ف۷۸ آسمانوں اور زمین کا

مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ

اس کے نور کی ف۷۹ مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے

کَاَنَّہَا کَوۡکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیۡتُوۡنَۃٍ لَّا شَرۡقِیَّۃٍ

وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے ف۸۰ جو نہ پورب کا

وَّ لَا غَرۡبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیۡتُہَا یُضِیۡٓءُ وَ لَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡہُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ؕ

نہ پچھم کا ف۸۱ قریب ہے کہ اس کا تیل ف۸۲ بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے، نور پر نور ہے

ف۶۸ اس غنا سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانع کو تردد سے بے نیاز کردیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جائے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج و زوجہ کے دو رزقوں کا جمع ہو جانا یا فراخی بہ برکت نکاح جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ف۶۹ حرام کاری سے ف۷۰ جنھیں مہر و نفقہ میسر نہیں ف۷۱ اور وہ مہر و نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نکاح کی قدرت رکھے وہ نکاح کرے کہ نکاح پارسائی و پاکبازی کا معین ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ یہ شہوتوں کے توڑنے والے ہیں ف۷۲ کہ وہ اس قدر مال ادا کرکے آزاد ہو جائیں اور اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں اور آیت میں اس کا امر استحباب کے لیے ہے اور یہ استحباب اس شرط کے ساتھ مشروط ہے جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے **شانِ نزول** حویطب بن عبدالعزیٰ کے غلام صبیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اس کو سو دینار پر مکاتب کر دیا اور ان میں سے بیس اس کو بخشش دیئے باقی اس نے ادا کر دیئے۔

ف۷۳ بھلائی سے مراد امانت و دیانت اور کمائی پر قدرت رکھنا ہے کہ وہ حلال روزی سے مال حاصل کرکے آزاد ہو سکے اور مولیٰ کو مال دے کر آزادی حاصل کرنے کے لیے بھیک نہ مانگتا پھرے اسی لیے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو مکاتب کرنے سے انکار فرمادیا جو سوائے بھیک کے کوئی ذریعہ کسب کا نہ رکھتا تھا۔

ف۷۴ مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ وہ مکاتب غلاموں کو زکوٰۃ وغیرہ دیکر مدد کریں جس سے وہ بدل کتابت دیکر اپنی گردن چھڑا سکیں اور آزاد ہو سکیں۔

ف۷۵ یعنی طمع مال میں اندھے ہو کر کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کریں **شانِ نزول** یہ آیت عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں نازل ہوئی جو مال حاصل کرنے کے لیے اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا ان کنیزوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۷۶ اور وبال گناہ مجبور کرنے والے پر۔

ع ۸ ۱۰

ف۷۷ جنھوں نے حلال و حرام حدود و احکام سب کو واضح کر دیا

ف۷۸ نور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ آسمان و زمین کا ہادی ہے تو اہل سموٰات و ارض اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا منور کرنے والا ہے اس نے آسمانوں کو ملائکہ سے اور زمین کو انبیاء سے منور کیا۔

ف۷۹ اللہ کے نور سے یا تو قلب مومن کی وہ نورانیت مراد ہے جس سے وہ ہدایت پاتا اور راہ یاب ہوتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے اس نور کی مثال جو اس نے مومن کو عطا فرمایا بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سید کائنات افضل موجودات حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ف۸۰ یہ درخت نہایت کثیر البرکت ہے کیونکہ اس کا روغن جس کو زیت کہتے ہیں نہایت صاف و پاکیزہ روشنی دیتا ہے سر میں بھی لگایا جاتا ہے، سالن اور نانخورش کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے دنیا کے اور کسی تیل میں یہ وصف نہیں اور درخت زیتون کے پتے نہیں گرتے (خازن) ف۸۱ بلکہ وسط کا ہے کہ نہ اسے گرمی سے ضرر پہنچے نہ سردی سے اور وہ نہایت اجود و اعلیٰ ہے اور اس کے پھل غایت اعتدال میں ہیں ف۸۲ اپنی صفاء و لطافت کے باعث خود ف۸۳ اس تمثیل کے معنی میں اہل علم کے کئی قول ہیں۔ ایک یہ کہ نور سے مراد ہدایت ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت غایت ظہور میں ہے کہ عالم محسوسات میں اس کی تشبیہ ایسے روشن دان سے ہو سکتی ہے جس میں صاف شفاف فانوس ہو اس فانوس میں ایسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور مصفیٰ زیتون سے روشن ہو کہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تمثیل نور سید الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

يَهۡدِى اللّٰهُ لِنُوۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ؕ

اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لیے

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۙ ﴿۳۵﴾ فِىۡ بُيُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَيُذۡكَرَ

اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ان گھروں میں جنھیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ف۸۴ اور ان

فِيۡهَا اسۡمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيۡهَا بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ ۙ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ

میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح و شام ف۸۵ وہ مرد جنھیں غافل نہیں کرتا

تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ

کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد ف۸۶ اور نماز برپا رکھنے ف۸۷ اور زکوٰۃ دینے سے ف۸۸

يَخَافُوۡنَ يَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِيۡهِ الۡقُلُوۡبُ وَالۡاَبۡصَارُ ۙ ﴿۳۷﴾ لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ

ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں ف۸۹ تاکہ اللہ انھیں بدلہ دے

اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَيَزِيۡدَهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرۡزُقُ مَنۡ

ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انھیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے

يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَعۡمَالُهُمۡ كَسَرَابٍۢ بِقِيۡعَةٍ

جسے چاہے بے گنتی اور جو کافر ہوئے ان کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا

يَّحۡسَبُهُ الظَّمۡاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمۡ يَجِدۡهُ شَيۡـئًا وَّوَجَدَ

کسی جنگل میں کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک جب اس کے پاس آیا تو اسے کچھ نہ پایا ف۹۰ اور اللہ

اللّٰهَ عِنۡدَهٗ فَوَفّٰٮهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ۙ ﴿۳۹﴾ اَوۡ كَظُلُمٰتٍ

کو اپنے قریب پایا تو اس نے اس کا حساب پورا بھر دیا اور اللہ جلد حساب کر لیتا ہے ف۹۱ یا جیسے اندھیریاں

فِىۡ بَحۡرٍ لُّـجِّىٍّ يَّغۡشٰٮهُ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِهٖ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِهٖ سَحَابٌ ؕ

کسی کنڈے کے دریا میں ف۹۲ اس کے اوپر موج موج کے اوپر اور موج اس کے اوپر بادل اندھیرے

ظُلُمٰتٌۢ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ ؕ اِذَاۤ اَخۡرَجَ يَدَهٗ لَمۡ يَكَدۡ يَرٰٮهَا ؕ وَمَنۡ

ہیں ایک پر ایک ف۹۳ جب اپنا ہاتھ نکالے تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو ف۹۴ اور جسے

علیہ وسلم کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعب احبار سے فرمایا کہ اس آیت کے معنی بیان کرو انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشندان (طاق) تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلب مبارک اور چراغ نبوت کہ شجر نبوت سے روشن ہے اور اس نور محمدی کی روشنی و اضائت اس مرتبۂ کمال ظہور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خلق پر ظاہر ہو جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ روشندان تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے اور فانوس قلب اطہر اور چراغ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھا کہ شرقی ہے نہ غربی نہ یہودی و نصرانی ایک شجرۂ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نور قلب ابراہیم پر نور محمدی نور پر نور ہے اور محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ روشن دان و فانوس تو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شجرۂ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء آپ کی نسل سے ہیں اور شرقی و غربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی کیونکہ یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور نصاریٰ مشرق کی طرف قریب ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن و کمالات نزول وحی سے قبل ہی خلق پر ظاہر ہو جائیں نور پر نور یہ کہ نبی ہیں نسل نبی سے نور محمدی ہے نور ابراہیمی پر اس کے علاوہ اور بھی بہت اقوال ہیں (خازن)۔

ف۸۴ اور ان کی تعظیم و تطہیر لازم کی مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مسجدیں بیت اللہ ہیں زمین میں

ف۸۵ تسبیح سے مراد نمازیں ہیں صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر و عصر و مغرب و عشا مراد ہیں۔

ف۸۶ اور اس کے ذکر قلبی و لسانی اور اوقات نماز پر مسجدوں کی حاضری سے۔

ف۸۷ اور انھیں وقت پر ادا کرنے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز کے لیے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اُٹھے اور دکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے تو فرمایا کہ آیت رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔

ف۸۸ اس کے وقت پر۔

ف۸۹ دلوں کا الٹ جانا یہ ہے کہ شدت خوف و اضطراب سے الٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے نہ باہر نکلیں نہ نیچے اتریں اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی یا یہ معنی ہیں کفار کے دل کفر و شک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے اور آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں گے۔ یہ تو اس دن کا بیان ہے۔ آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ وہ فرماں بردار بندے جو ذکر و طاعت میں نہایت مستعد رہتے ہیں اور عبادت کی ادا میں سرگرم رہتے ہیں باوجود اس حسن عمل کے اس روز سے خائف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا۔

ف۹۰ یعنی پانی سمجھ کر اس کی تلاش میں چلا جب وہاں پہنچا تو پانی کا نام و نشان نہ تھا ایسے ہی کافر اپنے خیال میں نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا ثواب پائے گا۔ جب عرصاتِ قیامت میں پہنچے گا تو ثواب نہ پائیگا بلکہ عذاب عظیم میں گرفتار ہوگا اور اس وقت اس کی حسرت اور اس کا اندوہ و غم اس پیاس سے بدرجہا زیادہ ہوگا ف۹۱ اعمال کفار کی مثال ایسی ہے ف۹۲ سمندروں کی گہرائی میں ف۹۳ ایک اندھیرا دریا کی گہرائی کا اس پر ایک اور اندھیرا موجوں کے تراکم کا اس پر اور اندھیرا بادلوں کی گھری ہوئی گھٹا کا ان اندھیریوں کی شدت کا یہ عالم کہ جو اس میں ہو وہ ف۹۴ باوجودیکہ اپنا ہاتھ نہایت ہی قریب اور اپنے جسم کا جزو ہے جب وہ بھی نظر نہ آئے تو اور دوسری چیز کیا نظر آئے گی ایسا ہی حال ہے کافر کا کہ وہ اعتقادِ باطل اور قول ناحق اور عمل قبیح کی تاریکیوں میں گرفتار ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ دریا کے کنڈے اور اس کی گہرائی سے کافر کے دل کو اور موجوں سے جہل و شک و حیرت کو جو کافر کے دل پر چھائے ہوئے ہیں اور بادلوں سے مُہر کو جو ان کے دلوں پر ہے تشبیہ دی گئی۔

لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ

اللہ نہ نور دے اس کے لیے کہیں نور نہیں ف۹۵ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے

لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ

ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے ف۹۶ پر پھیلائے سب نے جان رکھی ہے

صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

اپنی نماز اور اپنی تسبیح اور اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت

وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ

آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف پھر جانا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نرم نرم چلاتا ہے بادل کو ف۹۷

يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

پھر انھیں آپس میں ملاتا ہے ف۹۸ پھر انھیں تہ پر تہ کر دیتا ہے تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلتا ہے

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ

اور اتارتا ہے آسمان سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے ف۹۹ پھر ڈالتا ہے انھیں

يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ ؕ

جس پر چاہے ف۱۰۰ اور پھیر دیتا ہے انھیں جس سے چاہے ف۱۰۱ قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھ لے جائے ف۱۰۲

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾

اللہ بدلی کرتا ہے رات اور دن کی ف۱۰۳ بےشک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ

اور اللہ نے زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا ف۱۰۴ تو ان میں کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے ف۱۰۵

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ

اور ان میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۶ اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۷

يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ

اللہ بناتا ہے جو چاہے بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے بیشک ہم نے اتاریں

ع ۵ ۱۱

ف۹۵ راہ یاب وہی ہوتا ہے جس کو وہ راہ دے۔

ف۹۶ جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہیں۔

ف۹۷ جس سرزمین اور جس بلاد کی طرف چاہے۔

ف۹۸ اور ان کے منفرق ٹکڑوں کو یک جا کر دیتا ہے۔

ف۹۹ اس کے معنیٰ یا تو یہ ہیں کہ جس طرح زمین میں پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمان میں برف کے پہاڑ اللہ تعالےٰ نے پیدا کیے ہیں اور یہ اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ان پہاڑوں سے اولے برساتا ہے یا یہ معنیٰ ہیں کہ آسمان سے اولوں کے پہاڑ برساتا ہے یعنی بکثرت اولے برساتا ہے (مدارک وغیرہ)

ف۱۰۰ اور جس کے جان و مال کو چاہتا ہے ان سے ہلاک و تباہ کر دیتا ہے۔

ف۱۰۱ اس کے جان و مال کو محفوظ رکھتا ہے۔

ف۱۰۲ اور روشنی کی تیزی سے آنکھوں کو بے کار کر دے

ف۱۰۳ کہ رات کے بعد دن لاتا ہے اور دن کے بعد رات۔

ف۱۰۴ یعنی تمام اجناس حیوان کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود متحد الاصل ہونے کے باہم کس قدر مختلف الحال ہیں یہ خالق عالم کے علم و حکمت اور اس کے کمال قدرت کی دلیل روشن ہے۔

ف۱۰۵ جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت سے کیڑے

ف۱۰۶ جیسے کہ آدمی اور پرند۔

ف۱۰۷ مثل بہائم اور درندوں کے۔

اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍؕ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۶﴾

صاف بیان کرنے والی آیتیں ف۱۰۸ اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے ف۱۰۹

وَیَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ

اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان میں کے اس کے

مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَؕ وَمَاۤ اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْۤا اِلَی اللّٰهِ

بعد پھر جاتے ہیں ف۱۱۰ اور وہ مسلمان نہیں ف۱۱۱ اور جب بلائے جائیں اللہ اور

وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ

اس کے رسول کی طرف کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے اور اگر ان

یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَؕ ﴿۴۹﴾ اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ

کی ڈگری ہو تو اس کی طرف آئیں مانتے ہوئے ف۱۱۲ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۱۳

ارْتَابُوْۤا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَرَسُوْلُهٗؕ بَلْ اُولٰٓىِٕكَ

یا شک رکھتے ہیں ف۱۱۴ یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ و رسول ان پر ظلم کریں گے ف۱۱۵ بلکہ وہ خود ہی

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَی اللّٰهِ

ظالم ہیں مسلمانوں کی بات تو یہی ہے ف۱۱۶ جب اللہ اور اس کے رسول

وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَاؕ وَاُولٰٓىِٕكَ

کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ

لوگ مراد کو پہنچے جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری

فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىِٕنْ

کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں اور انھوں نے ف۱۱۷ اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش

اَمَرْتَهُمْ لَیَخْرُجُنَّؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْاۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ

سے کہ اگر تم انھیں حکم دو گے تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے تم فرما دو قسمیں نہ کھاؤ ف۱۱۸ موافق شرع حکم برداری چاہیے اللہ جانتا ہے

ف۱۰۸ یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت و احکام اور حلال و حرام کا واضح بیان ہے ف۱۰۹ اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے رضائے الٰہی و نعمت آخرت میسر ہو دین اسلام ہے آیات کا ذکر فرمانے کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان تین فرقوں میں منقسم ہو گئے ایک وہ جنہوں نے ظاہر میں تصدیق حق کی اور باطن میں تکذیب کرتے رہے وہ منافق ہیں دوسرے وہ جنہوں نے ظاہر میں بھی تصدیق کی اور باطن میں بھی معتقد رہے یہ مخلصین ہیں تیسرے وہ جنہوں نے ظاہر میں بھی تکذیب کی اور باطن میں بھی وہ کفار ہیں ان کا ذکر بالترتیب فرمایا جاتا ہے۔

ف۱۱۰ اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتے۔

ف۱۱۱ منافق ہیں کیونکہ ان کے دل ان کی زبانوں کے موافق نہیں۔

ف۱۱۲ کفار و منافقین بارہا تجربہ کر چکے تھے اور انھیں کامل یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ سراسر حق و عدل ہوتا ہے اس لیے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور اس کا فیصلہ فرمائیں اور جو ناحق پر ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پا سکتا اس لیے کہ وہ حضور کے فیصلہ سے ڈرتا اور گھبراتا تھا۔

شانِ نزول بشر نامی ایک منافق تھا ایک زمین کے معاملہ میں اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی جانتا تھا کہ اس معاملہ میں وہ سچا ہے اور اس کو یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں اس لیے اس نے خواہش کی کہ یہ مقدمہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے فیصل کرایا جائے لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدل و انصاف میں کسی کی رو رعایت نہیں فرماتے اس لیے وہ حضور کے فیصلہ پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے پر مصر ہوا اور حضور کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۱۳ کفر یا نفاق کی۔

ف۱۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت میں۔

ف۱۱۵ ایسا تو ہے نہیں کیونکہ یہ خوب جانتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ حق سے متجاوز ہو ہی نہیں سکتا اور کوئی بد دیانت آپ کی عدالت سے پرایا حق مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے وہ آپ کے فیصلہ سے اعراض کرتے ہیں ف۱۱۶ اور ان کو یہ طریق ادب لازم ہے کہ

ف۱۱۷ یعنی منافقین نے (مدارک)۔ ف۱۱۸ کہ جھوٹی قسم گناہ ہے۔

ف۱۱۹ زبانی اطاعت اور عملی مخالفت اس سے کچھ چھپا نہیں ف۱۲۰ سچے دل اور سچّی نیت سے ف۱۲۱ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمانبرداری سے تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں ف۱۲۲ یعنی دین کی تبلیغ اور احکامِ الٰہی کا پہنچا دینا اس کو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اچھی طرح ادا کر دیا اور وہ اپنے فرض سے عہدہ بر آ ہو چکے ف۱۲۳ یعنی رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام کی اطاعت و فرمانبرداری ف۱۲۴ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت واضح طور پر پہنچا دیا ف۱۲۵ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحی نازل ہونے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

جو تم کرتے ہو ف۱۱۹ تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ف۱۲۰ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۲۱ تو رسول کے

عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۚ وَمَا

ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا ف۱۲۲ اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ف۱۲۳ اور اگر رسول کی فرمانبرداری کرو گے

عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ

راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۲۴ اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

اچھے کام کیے ف۱۲۵ کہ ضرور انھیں زمین میں خلافت دے گا ف۱۲۶ جیسی ان سے پہلوں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ

کو دی ف۱۲۷ اور ضرور ان کے لیے جما دے گا ان کا وہ دین جو ان کے لیے پسند فرمایا

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ

ہے ف۱۲۸ اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا ف۱۲۹ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ

بِىْ شَيْـًٔا ۗ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا

ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں اور نماز برپا

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۖ

ہرگز کافروں کو خیال نہ کرنا کہ وہ کہیں ہمارے قابو سے نکل جائیں زمین میں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے

وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ

اور ضرور کیا ہی برا انجام اے ایمان والو چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام ف۱۳۰

اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۗ مِنْ

اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے ف۱۳۱ تین وقت ف۱۳۲ نماز صبح

سے دس سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں، صبر کیا پھر بحکمِ الٰہی مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کے منازل کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا، مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے روز مرّہ ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بار سے ہم سبکدوش ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۲۶ اور بجائے کفار کے تمھاری فرمانروائی ہو گی، حدیث شریف میں ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جس چیز پر شب و روز گزر رہے ہیں ان سب پر دینِ اسلام داخل ہو گا۔

ف۱۲۷ حضرت داؤد و سلیمان وغیرہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور جیسی کہ جبابرۂ مصر و شام کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل کو خلافت دی اور ان ممالک پر ان کو مسلط کیا۔

ف۱۲۸ یعنی دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمائے گا۔

ف۱۲۹ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمینِ عرب سے کفار مٹا دیئے گئے مسلمانوں کا تسلط ہوا، مشرق اور مغرب کے ممالک اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے فتح فرمائے اکاسرہ کے ممالک و خزائن ان کے قبضہ میں آئے۔ دنیا پر ان کا رعب چھا گیا۔

فائدہ اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے بعد ہونے والے خلفاء راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانہ میں فتوحاتِ عظیمہ ہوئے اور کسریٰ وغیرہ ملوک کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن و تمکین اور دین کا غلبہ حاصل ہوا ترمذی و ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت میرے بعد تیس سال ہے، پھر ملک ہو گا اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو برس تین ماہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چھ ماہ ہوئی (خازن) ف۱۳۰ اور باندیاں شانِ نزول حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج بن عمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلانے کے لیے بھیجا وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چلا گیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے، غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۳۱ بلکہ ابھی قریب بلوغ ہیں سن بلوغ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک لڑکے کے لیے اٹھارہ سال اور لڑکی کے لیے سترہ سال اور عامہ علماء کے نزدیک لڑکے اور لڑکی دونوں کے لیے پندرہ سال ہے (تفسیر احمدی)

ف۱۳۲ یعنی ان تین وقتوں میں اجازت حاصل کریں جن کا بیان اسی آیت میں فرمایا جاتا ہے۔

قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ

سے پہلے ف۱۳۳ اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو ف۱۳۴ اور

مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۛ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا

نمازِ عشا کے بعد ف۱۳۵ یہ تین وقت تمھاری شرم کے ہیں ف۱۳۶ ان تین کے بعد کچھ

عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ

گناہ نہیں تم پر نہ ان پر ف۱۳۷ آمد و رفت رکھتے ہیں تمھارے یہاں ایک دوسرے کے پاس ف۱۳۸

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ

اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمھارے لیے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب تم میں لڑکے

الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ

ف۱۳۹ جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں ف۱۴۰ جیسے ان کے اگلوں ف۱۴۱ نے اذن

قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾

مانگا اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ

اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں ف۱۴۲ جنھیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے

جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ

بالائی کپڑے اتار رکھیں جبکہ سنگار نہ چمکائیں ف۱۴۳ اور اس سے بھی بچنا ف۱۴۴

خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا

ان کے لیے اور بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے نہ اندھے پر تنگی ف۱۴۵ اور نہ

عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ

لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ

تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

اپنی اولاد کے گھر ف۱۴۶ یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں

ف۱۳۳ کہ وہ وقت ہے خوابگاہوں سے اٹھنے اور شب خوابی کا لباس اتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا۔ ف۱۳۴ قیلولہ کرنے کے لیے اور تہ بند باندھ لیتے ہو ف۱۳۵ کہ وہ وقت ہے بیداری کا لباس آتارنے اور خواب کا لباس پہننے کا ف۱۳۶ کہ ان اوقات میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصّہ کھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے لہٰذا ان اوقات میں غلام اور بچّے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور ان کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی وقت بھی بے اجازت داخل نہ ہوں (خازن وغیرہ)

ف۱۳۷ مسئلہ یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں، کیونکہ وہ۔

ف۱۳۸ کام و خدمت کے لیے تو ان پر ہر وقت استیذان کا لازم ہونا سبب حرج ہوگا اور شرع میں حرج ہوگا اور شرح میں حرج مدفوع ہے (مدارک)

ف۱۳۹ یعنی آزاد۔

ف۱۴۰ تمام اوقات میں۔

ف۱۴۱ ان سے بڑے مردوں۔

ف۱۴۲ جن کا سن زیادہ ہو چکا اولاد ہونے کی عمر نہ رہی اور پیرانہ سالی کے باعث۔

ف۱۴۳ اور بال سینہ پنڈلی وغیرہ نہ کھولیں۔

ف۱۴۴ اور بالائی کپڑوں کو پہنے رہنا۔

ف۱۴۵ شانِ نزول سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جو ان اعذار کے باعث جہاد میں نہ جا سکتے اور انھیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں، مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے بایں خیال کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس آیت میں انھیں اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب اندھے نابینا اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھلانے کے لیے کچھ نہ ہوتا تو وہ انھیں کسی رشتہ دار کے یہاں کھلانے کے لیے لے جاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے ف۱۴۶ کہ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے، حدیث شریف میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے اسی طرح شوہر کے لیے بیوی کا اور بیوی کے لیے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے۔

ف۱۴۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کا کارپرداز ہے ف۱۴۸ معنی یہ ہیں کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں سلف کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیبت میں پہنچتا تو اس کی باندی سے اس کا کیسہ طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا، جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا مگر اس زمانہ میں یہ فیاضی کہاں لہٰذا بے اجازت کھانا نہ چاہیے (مدارک و جلالین)

ف۱۴۹ شانِ نزول قبیلہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لیے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۵۰ مسئلہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو (خازن) مسئلہ اگر خالی مکان میں داخل ہو، جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہٗ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (شفا شریف) مُلّا علی قاری نے شرح شفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سلام کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ اسلام کے گھروں میں رُوحِ اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔

ف۱۵۱ جیسے کہ جہاد اور تدبیرِ جنگ اور جمعہ و عیدین اور مشورہ اور ہر اجتماع جو اللہ کے لیے ہو۔

ف۱۵۲ ان کا اجازت چاہنا نشانِ فرماں برداری اور دلیل صحتِ ایمان ہے۔

ف۱۵۳ اس سے معلوم یہ ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور اجازت طلب نہ کریں مسئلہ اماموں اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہیے (مدارک)

ف۱۵۴ کیونکہ جس کو رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پکاریں اس پر اجابت و تعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو

اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ

کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپھیوں کے گھر

اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ

یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں ف۱۴۷

صَدِیْقِكُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا

یا اپنے دوست کے یہاں ف۱۴۸ تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ ف۱۴۹ پھر جب

دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ

کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ف۱۵۰ ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ

كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۠(۶۱) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو۔ ایمان والے تو وہی ہیں

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا

جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے

حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

ہوں جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں ف۱۵۱ تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ

مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۲ پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لیے تو

مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۶۲) لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ

ان میں جسے تم چاہو اجازت دیدو اور ان کیلئے اللہ سے معافی مانگو ف۱۵۳ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے رسول کے پکارنے کو آپس

الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے ف۱۵۴ بیشک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل

یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ

جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر ف۱۵۵ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ

اور ایک معنی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ و منکسرانہ لہجہ میں یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہہ کر ف۱۵۵ شانِ نزول منافقین پر روزِ جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۵۶ دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا دل کا سخت ہوکر معرفت الٰہی سے محروم رہنا ف۱۵۷ آخرت میں ف۱۵۸ ایمان پر یا نفاق پر
ف۱۵۹ جزا کے لیے اور وہ دن روزِ قیامت ہے۔
ف۱۶۰ اس سے کچھ چھپا نہیں۔

اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی
پہنچے ف۱۵۶ یا ان پر دردناک عذاب پڑے ف۱۵۷ سن لو بیشک اللہ ہی کا ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؕ وَ یَوْمَ یُرْجَعُوْنَ
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، بیشک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو ف۱۵۸ اور اس دن ان کو جس میں اس کی

اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۴﴾
طرف پھیرے جائیں گے ف۱۵۹ تو وہ انھیں بتا دیگا جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۱۶۰

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَ سِتُّ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
سورہ فرقان مکیہ ہے اس میں ستر آیتیں اور چھ رکوع ہیں — شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ﴿۱﴾
بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر ف۲ جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو ف۳

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ
وہ جس کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ ف۴ اور اس کی سلطنت

شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴿۲﴾ وَ اتَّخَذُوْا
میں کوئی ساجھی نہیں ف۵ اس نے ہر چیز پیدا کرکے ٹھیک اندازہ پر رکھی اور لوگوں نے اس

مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ وَ لَا یَمْلِكُوْنَ
کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے ف۶ کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کیے گئے ہیں اور خود اپنی جانوں کے

لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَیٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾
بُرے بھلے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا اور نہ اٹھنے کا

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَ اَعَانَهٗ عَلَیْهِ
اور کافر بولے ف۷ یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انھوں نے بنا لیا ہے ف۸ اور اس پر اور لوگوں نے ف۹

قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّ زُوْرًا ۚ﴿۴﴾ وَ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ
انھیں مدد دی ہے بیشک وہ ف۱۰ ظلم اور جھوٹ پر آئے اور بولے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں جو انھوں نے ف۱۲

ف۱ سورۂ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ۶ رکوع اور ستتر۷۷ آیتیں اور آٹھ سو بانوے۸۹۲ کلمے اور تین ہزار سات سو تین۳۷۰۳ حرف ہیں۔
ف۲ یعنی سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر۔
ف۳ اس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عموم رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، جن ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے امتی ہیں کیونکہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں۔ ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ محلی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شعب الایمان میں بیہقی سے صادر ہوا بے دلیل ہے اور دعوی اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سبکی و بارزی و ابن حزم و سیوطی نے اس کا تعاقب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ علامہ علی قاری نے مرقات میں اس کی شرح میں فرمایا یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شرح و بسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں ہے۔
ف۴ اس میں یہود و نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عزیر علیہ السلام و حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں معاذ اللہ۔
ف۵ اس میں بت پرستوں کا رد ہے جو بتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔
ف۶ یعنی بت پرستوں نے بتوں کو خدا ٹھہرایا جو ایسے عاجز و بے قدرت ہیں ف۷ یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھی قرآن کریم کی نسبت کہ ف۸ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ف۹ اور لوگوں سے نضر بن حارث کی مراد یہودی تھے اور عداس و یسار وغیرہ اہل کتاب ف۱۰ نضر بن حارث وغیرہ مشرکین جو یہ بیہودہ بات کہنے والے تھے ف۱۱ وہی مشرکین قرآن کریم کی نسبت کہ یہ رستم و اسفندیار وغیرہ کے قصوں کی طرح ف۱۲ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔

اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۵ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ

لکھ لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں تم فرماؤ اُسے تو اس نے اتارا ہے جو

السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶ وَقَالُوْا

آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات جانتا ہے و۱۳ بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے و۱۴ اور بولے و۱۵

مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْ

اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے و۱۶ کیوں

لَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷ۙ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ

نہ اتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ ان کے ساتھ ڈر سناتا و۱۷ یا غیب سے انھیں کوئی خزانہ مل جاتا یا

تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا

ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے و۱۸ اور ظالم بولے و۱۹ تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے

رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا

مرد کی جس پر جادو ہوا و۲۰ اے محبوب دیکھو کیسی کہاوتیں تمھارے لیے بنا رہے ہیں تو گمراہ ہوئے کہ اب

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹ؑ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ

کوئی راہ نہیں پاتے بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمھارے لیے بہت بہتر

خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ

اس سے کر دے و۲۱ جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں اور کرے گا تمھارے لیے اونچے اونچے

قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ

محل بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے اس کے لیے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی

سَعِيْرًا ۝۱۱ۚ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝۱۲ وَ

ہوئی آگ جب وہ انھیں دور جگہ سے دیکھے گی و۲۲ تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا اور

اِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝۱۳ۭ لَا تَدْعُوا

جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے و۲۳ زنجیروں میں جکڑے ہوئے و۲۴ تو وہاں موت مانگیں گے و۲۵ فرمایا جائیگا

و۱۳ یعنی قرآن کریم علوم غیبی پر مشتمل ہے یہ دلیل صریح ہے اس کی کہ وہ حضرت علام الغیوب کی طرف سے ہے۔

و۱۴ اسی لیے کفار کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔

و۱۵ کفار قریش۔

و۱۶ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ نبی ہوتے تو نہ کھاتے اور نہ بازاروں میں چلتے اور یہ بھی نہ ہوتا تو۔

و۱۷ اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی نبوت کی شہادت دیتا۔

و۱۸ مالداروں کی طرح۔

و۱۹ مسلمانوں سے۔

و۲۰ اور معاذ اللہ اس کی عقل بجا نہ رہی۔ ایسی طرح طرح کی بیہودہ باتیں انھوں نے بکیں۔

و۲۱ یعنی جلد آپ کو اس خزانے اور باغ سے بہتر عطا فرمائے جو یہ کافر کہتے ہیں و۲۲ ایک برس کی راہ سے یا سو برس کی راہ سے دونوں قول ہیں اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو حیات و عقل اور رویت عطا فرمائے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد ملائکہ جہنم کا دیکھنا ہے۔

ع ۱ / ۱۶

و۲۳ جو نہایت کرب دبے چینی پیدا کرنے والی ہو۔

و۲۴ اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر باندھ دیئے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر ہر کافر اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔

و۲۵ اور واثبوراہ واثبوراہ کا شور مچائیں گے بایں معنی کہ ہائے اے موت آجا۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے اور اس کی ذریت اس کے پیچھے ہوگی اور یہ سب موت موت پکارتے ہوں گے ان سے۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ

آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو ف۲۶ تم فرماؤ کیا یہ ف۲۷ بھلا یا وہ ہمیشگی کے

الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿١٥﴾ لَهُمْ

باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے وہ ان کا صلہ اور انجام ہے ان کیلئے وہاں

فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾ وَيَوْمَ

من مانتی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے تمھارے رب کے ذمہ وعدہ ہے مانگا ہوا ف۲۸ اور جس دن

يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ

اکٹھا کرے گا انھیں ف۲۹ اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں ف۳۰ پھر ان معبودوں سے فرمائے گا کیا تم نے گمراہ کر

عِبَادِيْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ

دیئے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے ف۳۱ وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو ف۳۲ ہمیں سزاوار

يَنْۢبَغِيْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ

نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنائیں ف۳۳ لیکن تو نے انھیں اور ان کے باپ

اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا

داداؤں کو برتنے دیا ف۳۴ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے ف۳۵ تو اب معبودوں نے

تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ

تمھاری بات جھٹلادی تو اب تم نہ عذاب پھیر سکو نہ اپنی مدد کر سکو اور تم میں جو ظالم ہے ہم اُسے

نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ

بڑا عذاب چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے

لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے ف۳۶ اور ہم نے تم میں ایک دوسرے

لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾

کی جانچ کیا ہے ف۳۷ اور اے لوگو کیا تم صبر کرو گے ف۳۸ اور اے محبوب تمھارا رب دیکھتا ہے ف۳۹

ف۲۶ کیونکہ تم طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کیے جاؤ گے ف۲۷ عذاب اور اہوال جہنم جن کا ذکر کیا گیا ف۲۸ یعنی مانگنے کے لائق یا وہ جو مومنین نے دنیا میں یہ عرض کر کے مانگا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً یا یہ عرض کر کے رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ۔

ف۲۹ یعنی مشرکین کو

ف۳۰ یعنی ان کے باطل معبودوں کو خواہ ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول کلبی نے کہا کہ ان معبودوں سے بت مراد ہیں انھیں اللہ تعالیٰ گویائی دے گا۔

ف۳۱ اللہ تعالیٰ حقیقت حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لیے ہے کہ ان کے معبود انھیں جھٹلائیں تو ان کی حسرت و ذلت اور زیادہ ہو

ف۳۲ اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو۔

ف۳۳ تو ہم دوسرے کو کیا تیرے غیر کے معبود بنانے کا حکم دے سکتے تھے، ہم تیرے بندے ہیں۔

ف۳۴ اور انھیں اموال و اولاد و طول عمر و صحت و سلامت عنایت کی

ف۳۵ شقی لعد ازیں کفار سے فرمایا جائے گا۔

ف۳۶ یہ کفار کے اس طعن کا جواب ہے جو انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں، کھانا کھاتے ہیں یہاں بتایا گیا کہ یہ امور منافی نبوت نہیں بلکہ یہ تمام انبیاء کی عادت مستمرہ تھی لہذا یہ طعن محض جہل و عناد ہے۔

ف۳۷ شانِ نزول شرفا جب اسلام لانے کا قصد کرتے تھے تو غربا کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اسلام لاچکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی باین خیال وہ اسلام سے باز رہتے اور شرفا کے لیے غربا آزمائش بن جاتے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابو جہل و ولید بن عقبہ اور عاص بن وائل سہمی اور نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابو ذر و ابن مسعود، عمار بن یاسر و بلال و صہیب و عامر بن فہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انھیں جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور ان میں فرق کیا رہ جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فقرائے مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفار قریش استہزا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور اراذل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور ان مؤمنین سے فرمایا (خازن) ف۳۸ اس فقر و شدت پر اور کفار کی اس بدگوئی پر ف۳۹ اس کو جو صبر کرے اور اس کو جو بے صبری کرے۔

ع ۱۱
۱۷